اردو

عشرہ ذی الحجہ سے متعلق
44 فوائد

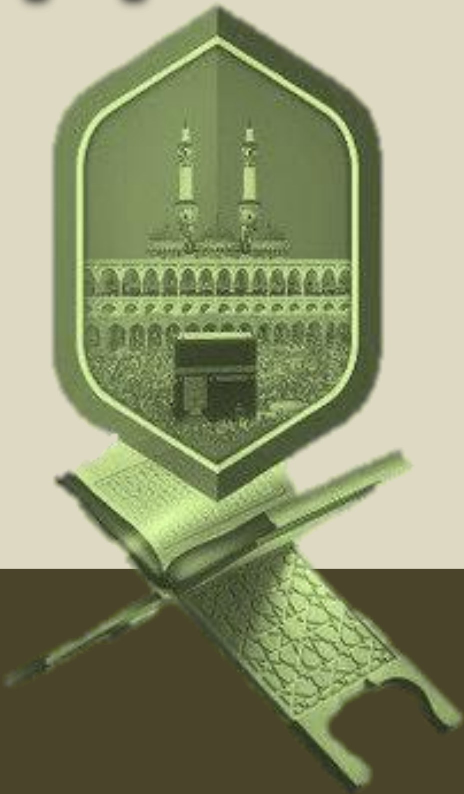

تالیف

-حفظہ اللہ-
محمد صالح المنجد

اردو ترجمہ
محفوظ عالم نسیم أحمد نوری

تصحیح ومراجعہ
ممتاز عالم نسیم أحمد مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

یہ عشرہ ذی الحجہ کی عبادات سے متعلق چند فوائد و خلاصے کا مجموعہ ہے، اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ نفع پہونچائے.

محمد صالح المنجد

(۱) اللہ نے اپنی مخلوقات میں بعض کو بعض پر فوقیت بخشی ہے، اور بعض کو بعض سے بلند درجہ عطا کیا ہے، پس (ایسے ہی) اس نے بعض مہینوں اور بعض دنوں کو بعض سے افضل قرار دیا، لہذا اللہ نے دنیا کے ایام میں ذوالحجہ کی ابتدائی دس دنوں کو سب سے افضل قرار دیا، اور ان (دس دنوں) میں قربانی کے دن کو سب سے افضل بنایا، نیز ہفتے کی دنوں میں جمعہ کا دن افضل بنایا، اور (سال) کی راتوں میں رمضان المبارک کے آخری دس راتیں سب سے افضل بنائی، اور (رمضان کی) ان دس راتوں میں بھی لیلۃالقدر کو سب سے افضل بنایا.

(۲) سال کے دنوں میں کچھ رحمتو ں اور برکتوں کے دن ہوتے ہیں، جن کے ذریعے وہ اپنے موحد بندوں پہ احسان کرتا ہے، انہیں میں سے ذوالحجہ کے ابتدائی دس ایام بھی ہیں، یہ ایام (رب کی) اطاعت بجالانے کے عظیم مواسم میں سے ہیں،

مومن ان (ایام) کی جستجو کرتا ہے، اور اللہ کے موحد بندے درجات کی بلندی کیلئے اور گزشتہ ایام کی کمی کو ختم کرنے اور کوتاہی کی ادراک کیلئے اس کی چاہت میں ہوتے ہیں، لہذا ہم بھی اس میں محنت کریں اور رب کی رحمتوں کو تلاش کریں .

(۳)ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن تمام دنوں میں سب سے افضل ہیں: حدیث میں ہے کہ:((کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں جن میں کئے گئے نیک اعمال ان دس دنوں میں کئے گئے اعمال سے بہتر ہوں))، لوگوں نے عرض کیا: کیا اللہ کے راستے میں جہاد بھی؟! آپ ﷺ نے فرمایا: ((جہاد بھی مگر یہ کہ کوئی اپنے جان و مال کے ساتھ نکلے اور پھر کچھ بھی واپس نہ آئے))[1]۔ اور ایک روایت میں ہے:((ان دنوں کے اعمال سب سے افضل ہیں)). ایک اور روایت کے مطابق:((سب سے زیادہ

([1]) بخاری (969)، ترمذی (757) لفظ ترمذی کے ہیں.

نفع بخش ہیں))۔ جبکہ ایک روایت کے مطابق: ((سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں)) .

(۴)**ان دنوں میں فرائض کی ادائیگی** دیگر ایام میں ادا کی گئی فرائض سے افضل اور زیادہ باعث ثوابِ ہیں، نیز ان ایام میں نوافل کی ادائیگی دیگر ایام کی نوافل سے افضل ہیں، لیکن ان دنوں کے نوافل دیگر ایام کے فرائض سے افضل نہیں[1] .

(۵)**پس ان دنوں کی نمازیں** پورے سال کی نمازوں سے افضل ہیں،اور ایسے ہی ان دنوں میں روزے، تلاوت قرآن،ذکر الٰہی،دعا،خاکساری،اطاعت والدین،صلہ رحمی، لوگوں کی حاجت روائی، مریضوں کی عیادت، جنازہ کی ادائیگی،پڑوسی کے ساتھ احسان، کھانا کھلانا اور نفع بخش تمام کام دیگر ایام سے افضل و بہتر ہیں .

([1]) دیکھئے: فتح الباری از ابن رجب(9 / 15).

(٦)ان دس دنوں کے فضائل اور ان میں اعمال کی ادائیگی دن ورات دونوں کو شامل ہے، لیکن رمضان المبارک کی آخری دس راتیں ذی الحجہ کی ان دس راتوں سے لیلۃ القدر کے سبب افضل ہیں، اور ذی الحجہ کے دس دن یوم نحر و یوم عرفہ اور یوم ترویۃ کی وجہ سے افضل ہیں[1].

(٧)ان دس دنوں میں بہت سی عظیم عبادتیں جمع ہو جاتی ہیں جو دیگر ایام میں جمع نہیں ہوتی ہیں، حج، قربانی، اور نماز و روزہ اور صدقہ یہ ساری عبادتیں اکٹھا ہو جاتی ہیں[2].

(٨)اللہ کا ان دس دنوں کی راتوں کا قسم کھانا ان کے فضائل میں سے ہے، اللہ کا فرمان ہے: ﴿والفجر (١) وليال عشر﴾ (قسم ہے فجر کی (١) اور دس راتوں کی) سلف و خلف

([1]) مجموع فتاوی" (٢٥/٢٨٧). اور ابن قیم کی "بدائع الفوائد" (٣/١٦٢)، اور "زاد المعاد" (١/٥٧)، نیز "تفسیر ابن کثیر" (٥/٤١٦)

([2]) دیکھیے ابن حجر کی "فتح الباری" (٢/٤٦٠).

میں جمہور مفسرین کے نزدیک دس راتوں سے مراد عشرہ ذی الحجہ ہے[1].

(۹) اس عشرے کا ان مبارک و معلوم دنوں میں سے ہونا بھی اس کے فضیلت کی دلیل ہے کہ جن دنوں میں اللہ نے اپنے عطا کی ہوئی چوپایوں پر (قربانی کے وقت) اپنے نام لینا مشروع کیا ہے جیسے کہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿لیشهدوا منفع لهم ويذكروا اسم الله في أيام معلومات على ما رزقهم من بهيمة الأنعام﴾ (تاکہ اپنے فائدے حاصلِ کرنے کو آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں). جمہور علماء نیز اکثر مفسرین کے نزدیک (ایام معلومات) سے ذی الحجہ کا ابتدائی عشرہ مراد ہے[2].

---

(1) دیکھیے "تفسیر ابن کثیر" (۸/۳۹۰)، اور ابن رجب کی "لطائف المعارف" (ص ۲۶۸).

(2) دیکھیے "تفسیر بغوی" (۵/۳۷۹)، اور "ابن کثیر" (۵/۴۱۵)، اور "لطائف المعارف" (۲۶۳).

(۱۰) یہ عشرہ حج کے ان مقررہ مہینوں میں سے آخری ہے

جن کے سلسلے میں اللہ نے کہا ہے: ﴿الحج أشهر معلومات﴾ (حج کے ایام مقرر ہیں)، اور وہ مقررہ ایام شوال، ذوالقعدہ نیز ذو الحجہ کے دس ایام ہیں، اکثر صحابہ عمر، ابن عمر، عبداللہ، علی، ابن مسعود، ابن عباس، ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے یہی بات بیان کی گئی ہے اور اکثر تابعین کا بھی یہی کہنا ہے [1].

(۱۱) یوم عرفہ کا اس عشرہ میں ہونا بھی اس عشرہ کے فضائل میں سے ہے،

اسی دن اللہ نے دین کو مکمل اور مسلمانوں پہ اپنی نعمت پورا کیا تھا، اللہ کا فرمان ہے: ﴿اليوم أكملت لكم دينكم و أتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا﴾ ((آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا)).

([1]) لطائف المعارف (ص: 269) تصرف کے ساتھ .

(۱۲) اس عشرہ میں قربانی اور حج اکبر کے دن کا ہونا بھی اس عشرہ کیلئے باعث فضیلت ہے، کیونکہ یہ دن اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ: ((بیشک یوم النحر (قربانی کا دن) اور یوم القر (منی میں ٹھہرنے کا دن) اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن ہیں))[1] .

[یوم القر: قربانی کے بعد والا دن ہے، چونکہ لوگ طواف افاضہ اور قربانی سے فارغ ہو کر اس دن منی میں ٹھہرتے اور آرام کرتے ہیں اس لیے اس دن کا نام یوم القر رکھا گیا ہے] .

(۱۳) اس عشرہ میں عمل صالح دیگر ایام کی بہ نسبت افضل ہیں؛ شہر والوں (غیر حجاج) کیلئے عظمت وقت کی بناء پر اور حجاج بیت اللہ کیلئے وقت اور جگہ دونوں کی عظمت کے بناء پر .

([1]) ابوداود (1765)، البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

(۱۴)سلف صالحین اس عشرے میں مختلف قسم کی اطاعت کے کام بجالانے میں بہت ہی حریص رہتے تھے، وہ اس عشرے کی انتہائی تعظیم کرتے تھے، سعید بن جبیر اس عشرے کے داخل ہوتے ہی (عبادت میں) اتنی محنت کرتے کہ کوئی اور اتنا کرپانے پہ قادر نہیں ہوتا تھا! نیز وہ لوگوں کو اس عشرے کی راتوں میں عبادت کے لیے ابھارتے ہوئے کہتے تھے کہ: ((اس عشرے کی راتوں میں تم اپنے چراغوں کو نا بجھایا کرو)). ابو عثمان النہدی کہتے ہیں کہ: ((اسلاف تین عشروں کی خوب تعظیم کرتے تھے: رمضان کا آخری عشرہ اور ذی الحجہ و محرم کے ابتدائی عشرے)) .

(۱۵)مسلمانوں کو عبادت و اعمال صالحہ کی انجام دہی اور اپنے اوقات کو اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری میں

صرف کرتے ہوئے اس عشرے کے لیل و نہار کو غنیمت جاننی چاہئے.

یہ عجیب بات ہے کہ رمضان میں تو ہم عمل اور اطاعت کے لیے اپنے آپ کو خوب چست، پھرت اور مجتہد پاتے ہیں اور پھر ان ایام میں کمزور ہو جاتے ہیں، جبکہ یہ ایام رمضان المبارک کے دنوں سے عظیم ہیں اور ان میں عمل اللہ کے یہاں زیادہ محبوب وافضل ہیں.

(١٦)**لوگوں کو اس عشرہ کے (قیمتی) اوقات کو نیند، لایعنی باتوں، ٹی وی چینل کے پروگرام اور دیگر آلات تواصل میں مشغول ہو کر برباد کرنے سے بچنا چاہئے**، کیونکہ یہ قابل قدر موسم اور انمول موقع ہے.

(١٧)**اس عشرے میں کیے جانے والے اعمال میں سے افضل عمل حج مبرور ہے** اور (حج مبرور کا بدلہ صرف جنت

ہے)[1] بالخصوص جب فرض حج ہو،((اور اسے نیکی کے کاموں کی بجاوری اور محرمات سے اجتناب کرتے ہوئے، لوگوں کے ساتھ سلام کرتے ہوئے، کھانا کھلاتے ہوئے، کثرت سے ذکر الٰہی، تلبیہ، ہدی کے جانوروں کو بھیج کر بہتر طریقہ سے ادا کیا جائے[2].

(۱۸) اس عشرے میں کثرت سے ذکر الٰہی مسنون ہے

تمام احوال اور تمام اَوقات میں، کھڑے ہو کر، بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے، سواری پہ، پیدل چلتے ہوئے.

(۱۹) اس عشرے میں کثرت سے تہلیل، تکبیر اور تحمید بھی مسنون ہے،

نبی کریم نے فرمایا: ((لہذا تم ان دنوں میں لاالہ الا اللہ، اللہ أکبر، الحمدللہ کثرت سے کہو))[3].

([1]) بخاری (1773)، مسلم (1349).

([2]) لطائف المعارف از ابن رجب (ص 264) ، فتح الباری از ابن رجب (9/ 14).

([3]) احمد (5446)، مسند کی تحقیق کرنے والوں نے اس کی تصحیح کی ہے.

جبکہ اللہ نے حجاج بیت اللہ کے متعلق فرمایا: ((تاکہ اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں)).

(۲۰) تکبیر کے ساتھ ساتھ تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمد للہ) اور تھلیل (لاالـــہ الا اللہ) کاورد مسنون ہے، (کیونکہ) یہ باقی رہنے والے نیک اعمال اور جنت میں شجر کاری کا سبب ہیں.

نیز اللہ کے نزدیک سب سے محبوب کلام اور نبی ﷺ کے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پہ سورج کی کرنیں پڑتی ہیں؛ لہذا ان ایام میں بلند آواز سے کھڑے، بیٹھے، سوار، پیدل، گھروں میں، سڑکوں پر، مساجد اور راستوں میں، بازاروں اور کارخانوں میں ان (مذکورہ) الفاظ میں ذکر کا اہتمام کرنا چاہیے .

(۲۱) رہنماؤں اور عام مسلمانوں کو اجتماعات، محفلوں اور گھروں میں تکبیرات کا اظہار کرنا چاہیے، اور ان تکبیروں کو مختلف جگہوں پہ نصب کیے آلات سے اعلان (ظاہر) کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں .

(۲۲) ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ان دس دنوں میں بازار چلے جاتے اور (بآواز بلند) تکبیریں کہتے اور ان کے ساتھ لوگ بھی تکبیریں کہتے تھے. نیز میمون بن مہران کہتے ہیں کہ: (میں نے تابعین کی ایک جماعت کو دیکھا، وہ ان ایام میں اس کثرت سے تکبیریں کہتے تھے کہ میں ان (تکبیروں) کو انکی کثرت کے سبب موج سے تشبیہ دیتا تھا).

(۲۳) ان ایام میں تکبیرات کے ساتھ ساتھ ہم فتح کے قریب ہونے کی امنگ بھی رکھیں، تکبیر کے ذریعے ہی خیبر فتح

کیا گیا اور اسی کے ذریعے دوسری فتوحات بھی حاصل ہونگی اور دشمنوں کو بھی شکست دی جائے گی بإذن اللہ .

(۲۴) تکبیر کی دو قسمیں ہیں. مطلق ومقید:

تکبیر مطلق :پورے عشرے میں کہی جائے گی ایام تشریق کے آخری دن تک، نیز اسے تمام اوقات، تمام احوال، اوران تمام جگھوں میں کہیں گے جہاں ذکر الهی جائز ہے، مسلمان ان کو جہرا بآواز بلند کہے گا. اللہ کا فرمان ہے :﴿ويذكروا اسم الله في أيام معلومات على ما رزقهم من بهيمة الأنعام﴾(اوران مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں) .

(۲۵) فرض نمازوں کے بعد کی مقید تکبیر: غیر حاجی

یوم عرفہ کی فجر سے اور حاجی قربانی کے دن ظہر سے ایام تشریق کے تیسرے دن کی عصر تک کہیں گے .

(۲٦) تکبیر مطلق اور مقید کے وقت کی دلیل: وہ مختلف آثار ہیں جو اصحاب رسول اور سلف سے وارد ہوئیں. اور ان آثار میں وارد تکبیر کے مشہور صیغوں میں سے.(أللہ أکبر، أللہ أکبر، أللہ أکبر، لا إلہ إلا اللہ، و أللہ أکبر، أللہ أکبر، وللہ الحمد)ہے. لیکن اس مسئلے میں وسعت ہے(تکبیر صرف انہیں لفظوں میں مقید نہیں).

(۲۷) ذی الحجہ کے نو روزے رکھنا یا جتنا رکھنے میں آسانی ہو مستحب ہے، اور ان روزوں کا ذکر بعض احادیث میں آیا ہے نیز سلف سے بھی ثابت ہے، اور (ویسے بھی) روزے گناہوں کا کفارہ اور جہنم و گناہوں کیلئے ڈھال ہوتے ہیں. اور (جس نے فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھا اللہ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت کے بقدر دور کر دیتا ہے)[1].

---

(1) بخاری(2840)، مسلم(1153)

(۲۸) غیر حاجیوں کیلئے عرفہ کا روزہ سنت نبوی ﷺ میں سے ہے اور یہ ایک عظیم موقع ہے، (کیونکہ) یہ دو سال کی گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے (یوم عرفہ کے روزے (رکھنے) سے مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ یہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کا کفارہ ہو گا)[1].

(۲۹) متعین نفلی روزوں میں (جس میں عرفہ کا روزہ بھی ہے) بہتر و اکمل یہ ہے کہ رات میں ہی نیت کر لی جائے تاکہ بغیر کسی نقص کے مکمل اجر کے مستحق ہوں .

(۳۰) آدمی کو اپنے اہل وعیال اور جن پر بھی اسے ولایت حاصل ہو انہیں عرفہ کے روزے کی عہد (تلقین) کرے چاہئے، سعید بن جبیر کہتے تھے: (تم اپنے خادموں کو جگاؤ تاکہ وہ صوم عرفہ کیلئے سحری کر لیں).

---

(1) مسلم (1162).

(۳۱)اس بات کی کوشش کریں کہ تمہارے گناہ بھی عرفہ کے دن کا سورج غروب ہونے کے ساتھ ختم ہو جائیں ۔

(۳۲)اس عشرے کی نفع بخش تجارت میں سے ہے کہ آدمی مکمل قرآن غور و فکر اور سمجھ کر ختم کرے، کیونکہ اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی سے دس نیکیاں تک عطا کرتا ہے، اور دیگر ایام کے بالمقابل اس عشرے میں ثواب کی بڑھوتری کا زیادہ یقین ہوتا ہے.

(۳۳)فرائض کے بعد سب سے افضل رات کی نماز ہے(1)، اور مسلمان صرف رمضان کی راتوں میں قیام پر اکتفا نہیں کرتا ہے بلکہ ان دس ایام بھی وہ قیام اللیل کے لیے کوشش کرتا ہے ۔

---

(1) مسلم (1163).

(۳۴) ان مبارک ایام میں آپ بھی فرامین باری تعالی: ﴿والمستغفرين بالأسحار﴾ (اور جو پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں) اور: ﴿كانوا قليلا من الليل ما يهجعون (١٧) وبالأسحار هم يستغفرون﴾ ؛ (وہ رات کو بہت کم سویا کرتے ہیں)، پر عمل کریں، کیونکہ یہ رب تعالی کے نزول ، قبولیت استغفار و دعاء، اور فریاد کرنے والوں کو عطا کرنے کا وقت ہوتا ہے. اے اللہ تو ہمیں اپنے فضل سے محروم نہ کرنا.

(۳۵) ان ایام میں رضائے الٰہی کے لیے صدقہ کرنا، اور (معلوم رہے) کہ صدقہ کرنے والے کیلئے یہ صدقہ نشانی اور اس کے ایمان کی صداقت پر دلیل ہوتا ہے، اور وہ کل قیامت کے دن اس کے سائے میں ہوگا، نیز صدقہ برائی کے غلبے سے بچاتا ہے، گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، رب کے ناراضگی کو

ختم کرتا ہے، مال میں برکت اور رزق میں بڑھوتری کا سبب ہوتا ہے، اور اللہ صدقہ کرنے والے کے نگراں (حامی) ہوتے ہیں، اور ان دنوں میں کیا ہوا صدقہ دیگر ایام میں کیے گئے صدقے سے افضل ہے۔

(۳۶) اللہ کو پسندیدہ ترین اعمال میں سے کسی مسلمان کو صلہ رحمی یا صدقہ یا اس کی حاجت پوری کرکے خوش کرنا بھی ہے، اور (کتنے اجر و ثواب کے مستحق ہونگے) اگر یہی اعمال اس عشرے میں کریں تو؟

(۳۷) نیکی کے کاموں میں سے حجاج کے اہل خانہ کی خبر گیری، ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا اور ان کے بچوں کی دیکھ بھال بھی ہے...؛ اور ((جس نے حاجی کے لیے سامان سفر تیار کیا یا اس کے بعد اس کے اہل کا خیال رکھا تو اس کے لیے بھی

حاجی کے مثل ثواب لکھا جاتا ہے، حاجی کے ثواب میں بغیر کسی کمی کے))[1].

["خلفہ" کا معنی: اس کے جانے کے بعد کسی کا اس کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اس کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کرنا].

(۳۸)اس عشرے کی عظیم عبادتوں میں سے نماز عید کی ادائیگی اور پھر تقرب الٰہی کیلئے قربانی کرنا بھی ہے، یہ عظیم عمل نبی کریم ﷺ کی سنتوں میں سے ہے. اللہ کا فرمان ہے:﴿فصل لربك وانحر﴾(اے نبی ﷺ آپ اپنے رب کیلئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں).

(۳۹)قربانی کا ارادہ رکھنے والے کا اس عشرے میں بال اور ناخن (کاٹنے سے) رک جانا ایک ایسی عبادت ہے جو آخری ذی قعدہ کے غروب شمس سے شروع ہوتی ہے، حدیث میں

---

(1) اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح (۱۹۳۰) میں روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح کہا ہے.

ہے کہ: (جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو، تو اگر تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے بال و ناخن نا کاٹے) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (یہاں تک کہ وہ قربانی کر لے)[1].

(۴۰) جو اپنے مطلوب کو جان لے اس کے لیے اس سلسلے میں محنت آسان ہو جاتی ہے بے شک اللہ رب العزت کا سامان قیمتی ہے، بے شک اللہ کا سامان جنت ہے!، لہذا ہم اعمال صالحہ میں آگے بڑھیں، گناہوں کو چھوڑ کر، معصیت سے رک کر، اس پہ نادم ہو کر، پھر کبھی ان گناہوں کی طرف نہ لوٹنے کا عزم کر کے ہم اللہ سے سچی توبہ کریں، ساتھ ہی اگر گناہ کا تعلق کسی بندے سے ہے تو اس کے حقوق کو واپس کر دیں، اور ہم اس عشرے سے اللہ کے ساتھ تعلق کا ایک نیا

---

(1) مسلم (1977).

دور آغاز کریں، اللہ کا فرمان ہے: ﴿يا أيها الذين ءامنوا توبوا إلى الله توبة نصوحا عسى ربكم أن يكفر عنكم سيئاتكم و يدخلكم جنات تجري من تحتها الأنهار﴾ (اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں).

(۴۱) اس عشرے میں مسلمان کی سمجھداری یہی ہیہ کہ وہ مخصوص عبادات جیسے ذکر، نماز اور عبادات و نفع بخش اعمال کو اکٹھا کرے (یعنی سب کا اہتمام کرے) تاکہ منافع زیادہ ہو اور ثواب بڑھ جائے .

(۴۲) اس عشرے میں عمل صالح کرنا اور برائی سے رک جانا مسلمانوں کو رب کے نشانیوں کی تعظیم اور اس کے متعین کردہ حدود کی پاسداری پہ ابھارتا ہے، یہ عشرہ حرمت

والے مہینے میں سے ہے، اور حرمت والے مہینوں کے تعلق سے اللہ نے کہا ہے: ﴿فلا تظلموا فيهن أنفسكم﴾ (ان مہینوں میں تم اپنے آپ پہ ظلم نا کرو) نیز فرمایا کہ: ﴿ذلك ومن يعظم شعائر الله فإنها من تقوى القلوب﴾ (...اللہ کے نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے یہ ہے) اور فرمایا کہ: ﴿ذلك ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه﴾ (...اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے اپنے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے).

(۴۳) **اس عشرے میں عمل صالح کرنا** اور طاعات و بھلائی کا توشہ اختیار کرنا نیز اس بار بار نہ آنے والے سالانہ موسم سے فائدہ اٹھانا اطاعت الٰہی پہ نفس کی بہترین تربیت

اور ایمان میں اضافے کا سبب ہے، تاکہ یہ (تربیت آدمی کو) پورے سال عمل پر ابھارنے والی ہو .

(۴۴) **ہمارے اہل و عیال ہمارے پاس امانت ہیں** اور ایک حدیث میں ہے کہ: (تم سب ذمہ دار ہو اور اپنی ذمہ داری کیلئے مسؤول ہو)[1] لہذا ہمیں اپنی اولاد کو اس عشرے کی تعظیم پہ ابھارنا چاہیے اور ان کو اطاعت کی ترغیب دینی چاہیے، نیز ان کی اس سلسلے میں مشق کرانی چاہیے اور اس کے فضائل کو اس عشرے کی آمد سے قبل بیان کرنا (چاہیے) تاکہ وہ اس کے لئے تیار ہو جائیں، اور اس عشرے کی تعظیم میں ہم ان کے لئے نمونہ ہو جائیں، **لہذا ہم ان مواسم کو غنیمت جانیں اور موت سے قبل خوب عمل کر لیں.**

(1) اسے بخاری (۲٤۰۹) اور مسلم (۱۸۲۹) نے روایت کیا ہے.

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خیر کے مواسم کو غنیمت سمجھنے کی توفیق دے، اور ان میں اپنے ذکر وشکر اور اپنی بہترین عبادت پر ہماری مدد فرمائے.

تمام تعریفیں اللہ تعالی ہی کے لیے ہیں.

للتواصل والاستفسار:

0505500694

للمساهمة في أنشطة الجمعية:

الحساب العام لدى مصرف الراجحي:

SA59 80000 468608010140007

نرجو إشعارنا بعد التحويل برسالة واتساب